رَوضُ الجِنان

فِی

مَناقِبِ عُثمان بن عفّان رضي الله عنه

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

MINHAJ-UL-QURAN PUBLICATIONS

منہاج القرآن پبلیکیشنز

رَوْضُ الْجِنَانِ

فِي

مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّان رضی اللہ عنہ

﴿سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب﴾

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، پاکستان۔

فون: 5338 3516 [42-92+]، 140 140 111 [42-92+]

چیئر جی روڈ، اُردو بازار، لاہور، پاکستان۔فون: 0532 3736 [42-92+]

www.Minhaj.org | tehreek@minhaj.org

facebook.com/TahirulQadri | twitter.com/TahirulQadri

جملہ حقوق بحق اِدارہ محفوظ ہیں۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ و تخریج	:	فیض اللہ بغدادی، محمد ضیاء الحق رازی
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ - Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت نمبر 1	:	اپریل 2005ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 2	:	اگست 2005ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 3	:	فروری 2008ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 4	:	اگست 2011ء [1,200 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 5	:	مارچ 2014ء [1,200 - پاکستان]
قیمت	:	-/75 روپے

ISBN 969-32-0408-5

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف و تالیفات اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

وَالآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ

أَهْلِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْکَرَمِ

﴿صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

فہرس

الرقم	المحتويات	الصفحة
١	بَابٌ فِيْ إِخْتِصَاصِهِ بِأَنَّهُ رضي الله عنه أَكْثَرُ الْأُمَّةِ حَيَاءً. ﴿ اُمت میں سب سے زیادہ حیا دار ہونا ﴾	٧
٢	بَابٌ فِيْ تَبْشِيْرِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ رضي الله عنه بِمُرَافَقَتِهِ فِي الْجَنَّةِ. ﴿ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لئے جنت میں حضور نبی اکرم ﷺ کی رفاقت کی خوشخبری ﴾	١٤
٣	بَابٌ فِيْ إِخْتِصَاصِ كَوْنِهِ رضي الله عنه ذَاالنُّوْرَيْنِ. ﴿ لقبِ ذوالنورین کی خصوصیت کا بیان ﴾	٢٣
۴	بَابٌ فِي رِضْوَانِ اللهِ وَ رَسُوْلِهِ عَنْهُ وَ مَحَبَّتِهِمَا لَهُ. ﴿ آپ رضی اللہ عنہ کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی رضا اور محبت کا مژدۂ جانفزا ﴾	٢٩

الرقم	المحتويات	الصفحة
٥	بَابٌ فِي إِخْتِصَاصِهِ ؓ بِإِقَامَةِ يَدِ النَّبِيِّ ﷺ مَقَامَ يَدِهِ ؓ فِي بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ. ﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کا بیعت رضوان میں اپنے ہاتھ کو عثمان غنی ؓ کا ہاتھ قرار دینا ﴾	٣٣
٦	بَابٌ فِي جُوْدِهِ ؓ وَ سَخَائِهِ ؓ ﴿ آپ ؓ کی جود وسخا کا بیان ﴾	٣٩
٧	بَابٌ فِي شَهَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ بِكَوْنِهِ خَلِيْفَةَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿ آپ ؓ کی خلافت پر حضور نبی اکرم ﷺ کی شہادت ﴾	٤٧
٨	بَابٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ ؓ بِإِسْتِشْهَادِهِ ؓ ﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کا ان کو شہادت کی خبر دینا ﴾	٥٣
٩	بَابٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ ؓ ﴾ ﴿ آپ ؓ کی جامع صفات کا بیان ﴾	٦٦
۞	ماخذ و مراجع	٧٣

(١) بَابٌ فِيْ إِخْتِصَاصِهِ بِأَنَّهُ رضي الله عنه أَشَدُّ الْأُمَّةِ حَيَاءً.

﴿امت میں سب سے زیادہ حیا دار﴾

١۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ قَاعِداً فِيْ مَكَانٍ فِيْهِ مَاءٌ، قَدِ انْكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، أَوْ رُكْبَتِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ جہاں پانی تھا اور (ٹانگیں پانی میں ہونے کے باعث) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں گھٹنوں سے یا ایک گھٹنے سے کپڑا ہٹا ہوا تھا، پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ڈھانپ لیا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔‘‘

٢۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي،

الحديث رقم ١: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عثمان بن عفان، ٣/ ١٣٥١، الحديث رقم: ٣٤٩٢، و البيهقي في السنن الكبرىٰ، ٢/٢٣٢، الحديث رقم: ٣٠٦٣، و البيهقي في الإعتقاد، ١/٣٦٧، و الشوكاني في نيل الأوطار، ٢/٥٢.

الحديث رقم ٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان، ٤/ ١٨٦٦، الحديث رقم: ٢٤٠١، و ابن حبان فى الصحيح، ١٥/ ٣٣٦، الحديث رقم: ٦٩٠٧، و أبو يعلى فى المسند، ٨/٢٤٠، الحديث رقم: ٦٩٠٧، و البيهقي في السنن الكبرىٰ، ٢/٢٣٠، الحديث رقم: ٣٠٥٩.

كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ. أَوْ سَاقَيْهِ. فَاسْتَأْذَنَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ. وَ هُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ. فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ. وَ هُوَ كَذٰلِكَ. فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ. فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَسَوَّى ثِيَابَهُ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَ لَا أَقُوْلُ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ. فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ. فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَ لَمْ تُبَالِهِ. ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَ لَمْ تُبَالِهِ. ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَ سَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ: أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں (بستر پر) لیٹے ہوئے تھے، اس عالم میں کہ آپ ﷺ کی دونوں مبارک پنڈلیاں کچھ ظاہر ہو رہی تھیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی اور آپ ﷺ اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ جبکہ آپ ﷺ اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے کرتے رہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو حضور نبی اکرم ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لئے۔ محمد راوی کہتے ہیں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ ایک دن کا واقعہ ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آ کر باتیں کرتے رہے، جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیک وسلم نے ان کا فکر و اہتمام نہیں کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تب بھی آپ صلی اللہ علیک وسلم نے کوئی فکر و اہتمام نہیں کیا اور جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیک وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص سے کیسے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔‘‘ اِس حدیث کو امام مسلم

نے روایت کیا ہے۔

٣۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ عُثْمَانَ حَدَّثَاهُ؛ أَنَّ أَبَابَكْرٍ إِسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَ هُوَ كَذٰلِكَ. فَقَضٰى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ. ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَ هُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضٰى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَ قَالَ لِعَائِشَةَ: إِجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَنْ لَمْ أَرَكَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَ إِنِّي خَشِيْتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عائشہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بستر پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اسی

الحديث رقم ٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان، ٤/ ١٨٦٦-١٨٦٧، الحديث رقم: ٢٤٠٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٧١، الحديث رقم ٥١٤، و أبو يعلى في المسند، ٨/ ٢٤٢، الحديث رقم: ٤٨١٨، و الطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ٦١، الحديث رقم: ٥٥١٥، و البيهقي في السنن الكبرىٰ، ٢/ ٢٣١، الحديث رقم: ٣٠٦٠، و البزار في المسند، ٢/ ١٧، الحديث رقم: ٣٥٥، و البخاري في الأدب المفرد، ١/ ٢١٠، الحديث رقم: ٦٠٠.

حالت میں اجازت دے دی اور ان کی حاجت پوری فرمادی۔ وہ چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بھی اسی حالت میں آنے کی اجازت دے دی۔ وہ بھی اپنی حاجت پوری کرکے چلے گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنے کپڑے درست کرلو، پھر میں اپنی حاجت پوری کرکے چلا گیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے اس قدر اہتمام نہ فرمایا۔ جس قدر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عثمان ایک کثیر الحیاء مرد ہے اور مجھے خدشہ تھا کہ اگر میں نے ان کو اسی حال میں آنے کی اجازت دے دی تو وہ مجھ سے اپنی حاجت نہیں بیان کرسکے گا۔'' اِس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤۔ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ ثُمَّ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ وَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَى هَيْئَتِهِ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَتَجَلَّلَ ثَوْبَهُ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ، فَتَحَدَّثُوْا سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوْا، وَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ دَخَلَ عَلَيْكَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عَلِيٌّ وَ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ وَ أَنْتَ عَلَى هَيْئَتِكَ لَمْ تَتَحَرَّكْ فَلَمَّا دَخَلَ

الحديث رقم ٤: أخرجه احمد بن حنبل فی المسند، ٦/٢٨٨، الحديث رقم: ٢٦٥١٠، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٣/٢٠٥، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/٨١، و عبد بن حميد فی المسند، ١/٤٤٦۔

عُثْمَانُ تَجَلَّلْتَ ثَوْبَكَ؟ فَقَالَ: أَلَا أَسْتَحِي مِمَّنْ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا (اوپر لپیٹنے کا) کپڑا اپنی مبارک رانوں پر رکھ لیا، اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر آنے کے لئے اجازت طلب کی پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اندر آنے کی اجازت عنایت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اسی حالت میں رہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی حالت میں رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ صحابہ آئے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اسی حالت میں تشریف فرما رہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اپنے جسم اقدس کو کپڑے سے ڈھانپ لیا پھر انہیں اجازت عنایت فرمائی۔ پھر وہ صحابہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر باہر چلے گئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم آپ صلی اللہ علیك وسلم کی خدمت اقدس میں ابو بکر، عمر، علی اور دوسرے صحابہ کرام حاضر ہوئے لیکن آپ صلی اللہ علیك وسلم اپنی پہلی ہیئت میں تشریف فرما رہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیك وسلم نے اپنے جسم اقدس کو اپنے کپڑے سے ڈھانپ لیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں؟ اس کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

٥۔ عَنْ بَدْرِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: وَقَفَ عَلَيْنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ: أَلَا تَسْتَحْيُوْنَ مِمَّنْ تَسْتَحْيِ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ قُلْنَا: وَ مَاذَاكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: مَرَّ بِيْ عُثْمَانُ وَ عِنْدِي مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ شَهِيْدٌ يَقْتُلُهُ قَوْمُهُ إِنَّا لَنَسْتَحْيِ مِنْهُ قَالَ بَدْرٌ: فَانْصَرَفْنَا عَنْهُ عَصَابَةً مِنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت بدر بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یوم الدار کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہمارے پاس کھڑے ہوئے اور کہا کیا تم اس شخص سے حیاء نہیں کرتے جس سے ملائکہ بھی حیاء کرتے ہیں ہم نے کہا وہ کون ہے؟ راوی نے کہا میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ میرے پاس تھا جب عثمان میرے پاس سے گزرا تو اس نے کہا یہ شخص شہید ہے اس کی قوم اس کو قتل کرے گی اور ہم ملائکہ اس سے حیاء کرتے ہیں بدر (راوی) کہتے ہیں کہ پھر ہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے لوگوں کے ایک گروہ کو دور کیا اس کو امام طبرانی نے ’’المعجم الکبیر‘‘ میں بیان کیا ہے۔‘‘

٦۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : أَشَدُّ أُمَّتِي حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے سب سے زیادہ حیا دار عثمان بن عفان

الحديث رقم ٥: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ٥ / ١٥٩، الحديث رقم: ٤٩٣٩، و الطبرانی في مسند الشاميين، ٢ / ٢٥٨، الحديث رقم: ١٢٩٧، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ٩ / ٨٢.

الحديث رقم ٦: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ١ / ٥٦، و ابن أبی عاصم في السنة، ٢ / ٥٨٧، الحديث رقم: ١٢٨١.

ہے۔ اس حدیث کو ابونعیم نے روایت کیا ہے۔‘‘

۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَرْحَمُ أُمَّتِي أَبُوْبَكْرٍ وَ أَشَدُّهُمْ فِي اللهِ عُمَرُ وَ أَكْرَمُ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَ أَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِهِ.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر ہیں اور اللہ کے دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور سب سے حیادار عثمان بن عفان ہیں اور سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحدیث رقم ۷: أخرجه ابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ٤١ / ٦٤.

(۲). بَابٌ فِيْ تَبْشِيْرِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم لَهُ رضی الله عنه بِمُرَافَقَتِهِ فِي الْجَنَّةِ

﴿عثمان غنی رضی الله عنه کے لئے جنت میں حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کی رفاقت کی بشارت﴾

۸۔ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰی الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فِيْ حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِيْنَةِ، هُوَ مُتَّکِئٌ يَرْکُزُ بِعُوْدٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَ الطِّيْنِ، إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ. فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَإِذَا أَبُوْبَکْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ. فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَی بَلْوٰی تَکُوْنُ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ: فَفَتَحْتُ وَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ: وَ قُلْتُ الَّذِيْ قَالَ: فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! صَبْرًا أَوِ اللهُ

الحديث رقم ۸: أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۳/ ۱۳۵۰، الحديث رقم: ۳۴۹۰، و في کتاب الأدب، باب من نکت العود في الماء و الطين، ۵/ ۲۲۹۵، الحديث رقم: ۵۸۶۲، ومسلم في الصحيح، کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل عثمان بن عفان، ۴/ ۱۸۶۷، الحديث رقم: ۲۴۰۳، و البخاري في الأدب المفرد، ۱/ ۳۳۵، الحديث رقم: ۹۶۵، و ابن جوزي في صفوة الصفوة، ۱/ ۲۹۹۔

الْمُسْتَعَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، اور ایک لکڑی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی اس کو پانی اور مٹی میں پھیر رہے تھے کہ اچانک ایک شخص نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھول کر اس کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابو موسیٰ اشعری نے کہا آنے والے حضرت ابوبکر تھے، میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی۔ پھر ایک شخص نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھول کر اس کو بھی جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں گیا تو وہ حضرت عمر تھے میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی، پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا دروازہ کھول دو اور اس کو مصائب و آلام کے ساتھ جنت کی بشارت دے دو، تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی بشارت دے دی اور جو کچھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا وہ کہہ دیا، حضرت عثمان نے کہا: اے اللہ! صبر عطا فرما، یا فرمایا اللہ ہی مستعان ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۹۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم دَخَلَ حَائِطًا وَ أَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَإِذَا أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَإِذَا

الحديث رقم ۹: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عثمان بن عفان، ۳/ ۱۳۵۱، الحديث رقم: ۳۴۹۲، و البيهقي في الإعتقاد، ۱/ ۳۶۷، و المباركفوري في تحفة الأحوذي، ۱۰/ ۱۴۲.

عُمَرُ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ، فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى سَتُصِيْبُهُ. فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے باغ کے دروازے کی حفاظت پر مامور فرمایا پس ایک آدمی نے آکر اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے پھر دوسرے شخص نے آکر اجازت طلب کی تو فرمایا: اسے بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے بھی اجازت طلب کی تو آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو ان مصائب و مشکلات کے ساتھ جو اسے پہنچیں گی، دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔‘‘

١٠۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ. أَخْبَرَنِي أَبُوْمُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ؛... فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ فِيْهَا عَنْهُ. فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلٰى بِئْرِ أَرِيْسٍ.وَ تَوَسَّطَ قُفَّهَا،وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، وَ دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ.ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ. فَقُلْتُ: لَأَكُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الحديث رقم ١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب لو كنت متخذا خليلا، ٣/١٣٤٣، الحديث رقم: ٣٤٧١، والبخاري في الصحيح، كتاب الفتن، باب الفتنة التي تموج كموج البحر،٦/٢٥٩٩، الحديث رقم: ٦٦٨٤، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان، ٤/١٨٦٨، الحديث رقم: ٢٤٠٣، و شمس الحق في عون المعبود، ١٤/٦٢۔

الْيَوْمَ....... وَ فِيهَا عَنْهُ، فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ قَالَ: وَجِئْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيْبُهُ قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: أُدْخُلْ وَ يُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيْبُكَ قَالَ: فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِيءَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُمْ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اریس کنویں کے وسط میں مبارک ٹانگیں دراز فرما کر بیٹھے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اور پھر جا کر دروازے کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے دل میں کہا آج میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دربان بنوں گا،............ پھر ایک شخص نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے؟ اس نے کہا عثمان بن عفان، میں نے کہا ٹھہریئے میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا کر خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو اجازت دو اور جو مصائب اور بلیات اس کو لاحق ہوں گے ان کے ساتھ اس کو جنت کی بشارت دو۔ میں نے کہا آ جایئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو ان مصائب کے ساتھ جنت کی بشارت دے رہے ہیں جو آپ کو لاحق ہوں گے وہ آئے انہوں نے دیکھا کہ کنویں کی منڈیر بھر چکی ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کی جانب بیٹھ گئے، یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَدَخَلَ

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الترمذی في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان، ٥/ ٦٣١، الحديث رقم: ۳۷۱۰، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٠٦، و الروياني في المسند، ١/٣٤٣، الحديث رقم: ٥٢٤، و البيهقي في الإعتقاد، ١/٣٦٧.

حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ فَقَضٰى حَاجَتَهُ فَقَالَ لِي: يَا أَبَا مُوْسَى أَمْلِكْ عَلَيَّ الْبَابَ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنٍ فَجَاءَ رَجُلٌ يَضْرِبُ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَبُوْبَكْرٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ هَذَا أَبُوْبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ وَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ وَ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَضَرَبَ البَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ هَذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ قَالَ: افْتَحْ لَهُ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَ دَخَلَ وَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: عُثْمَانُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ هَذَا عُثْمَانُ يَسْتَأْذِنُ قَالَ: افْتَحْ لَهُ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيْبُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کے ایک گھنے باغ میں داخل ہوئے۔ وہاں اپنی حاجت مبارکہ پوری کی پھر مجھ سے فرمایا: ابو موسیٰ دروازے پر کھڑے رہو۔ کوئی میرے پاس میری اجازت کے بغیر نہ آئے۔ پس ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب ملا میں ابو بکر ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم: ابوبکر باریابی کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو۔ وہ داخل ہوئے اور میں نے ان کو جنت کی بشارت دے دی۔ اس کے بعد ایک اور آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب ملا میں عمر ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! حضرت عمر باریابی کی اجازت چاہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو۔ پس وہ داخل ہوئے اور میں

نے ان کو جنت کی بشارت دے دی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد ایک اور شخص آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے کہا میں عثمان ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! حضرت عثمان باریابی کی اجازت چاہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کے لئے بھی دروازہ کھول دو اور جنت کی بشارت دے دو ایک بڑی آزمائش پر جس کا یہ شکار ہوں گے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

۱۲۔ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِاللهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِي يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرا رفیق عثمان رضی اللہ عنہ ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۳۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَيْنَنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي بَيْتٍ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فِيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ

الحديث رقم ۱۲: أخرجه الترمذی في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان بن عفان، ٥/٦٢٤، الحديث رقم: ٣٦٩٨، و ابن ماجه في السنن،مقدمه، باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ١/٤٠، الحديث رقم: ١٠٩، و أبويعلى في المسند، ٢/٢٨، الحديث رقم: ٦٦٥، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٨٩، الحديث رقم:١٢٨٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٤٠١، الحديث رقم: ٦١٦۔

الحديث رقم ۱۳: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣/ ١٠٤، الحديث رقم: ٤٥٣٦، و أبو يعلى في المسند، ٤/ ٤٤، الحديث رقم: ٢٠٥١، و أحمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ١: ٥٢٤، رقم: ٨٦٨، و مناوي في فيض القدير، ٤/٣٠٢۔

وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم: لِيَنْهَضْ كُلُّ رَجُلٍ إِلَى كَفْئِهِ وَ نَهَضَ النَّبِيُّ صلی الله علیہ وآلہ وسلم إِلَى عُثْمَانَ فَاعْتَنَقَهُ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الْأَخِرَةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَ أَبُوْ يَعْلَى فِي الْمُسْنَدِ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مہاجرین کے ایک گروہ میں ایک گھر میں تھے اور اس گروہ میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی تھے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ ہر آدمی اپنے کفو کی طرف کھڑا ہوجائے اور خود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عثمان کی طرف کھڑے ہوگئے اور انہیں اپنے گلے لگایا اور فرمایا: اے عثمان تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے مستدرک میں امام ابو یعلی نے مسند میں روایت کیا اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔''

١٤۔ **عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ** قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صلی الله علیہ وآلہ وسلم أَ فِي الْجَنَّةِ بَرْقٌ قَالَ: نَعَمْ وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ عُثْمَانَ لَيَتَحَوَّلُ فَتَبْرَقُ لَهُ الْجَنَّةُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ.

الحديث رقم ١٤: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣/١٠٥، الحديث رقم: ٤٥٤٠، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٤/٣٧٧، الحديث رقم: ٧٠٩٧، و المناوي في فيض القدير، ٤/٣٠٢.

وَ قَالَ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: کیا جنت میں بجلی ہوگی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک عثمان جب جنت میں منتقل ہوگا تو پوری جنت اس کی وجہ سے چمک اٹھے گی۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا یہ شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔‘‘

۱۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ فَصَافَحَهُ فَلَمْ يَنْزِعِ النَّبِيُّ يَدَهُ مِنْ يَدِ الرَّجُلِ حَتَّى انْتَزَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ جَاءَ عُثْمَانُ قَالَ: امْرَؤٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَ الْأَوْسَطِ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ اس دوران ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مصافحہ کیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس شخص کے ہاتھ سے اس وقت تک نہ چھڑایا جب تک خود اس آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ نہ چھوڑا پھر اس آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ! حضرت عثمان تشریف لائے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ اہل جنت میں سے ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ’’المعجم الکبیر اور المعجم الاوسط‘‘ میں بیان کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ۱۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الاوسط، ۱/ ۹۸، الحديث رقم: ۳۰۰، و الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۲/۴۰۵، الحديث رقم: ۱۳۴۹۵، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۸۷.

١٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّهْرِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ لَهُ: إِنِّي أَبْغَضْتُ عُثْمَانَ بُغْضًا لَمْ أُبْغِضْهُ شَيْئًا قَطُّ، قَالَ بِئْسَ مَا قُلْتَ أَبْغَضْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ.

’’حضرت عبد اللہ بن سہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی حضرت سعید بن زید کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میں عثمان سے بہت زیادہ بغض رکھتا ہوں اتنا بغض میں نے کسی سے کبھی بھی نہیں رکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے نہایت ہی بری بات کہی ہے، تو نے ایک ایسے آدمی سے بغض رکھا جو کہ اہل جنت میں سے ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے فضائل صحابہ میں روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ١٦: أخرجه احمد بن حنبل فی فضائل الصحابه، ٢ / ٥٧٠، و المقدسی فی الأحاديث المختاره، ٣ / ٢٨٠۔

(٣) بَابٌ فِيْ إِخْتِصَاصِ كَوْنِهِ رضي الله عنه ذَا النُّوْرَيْنِ

﴿لقب ذوالنورین کی خصوصیت کا بیان﴾

١٧۔ **عَنْ عُثْمَانَ،** هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ، فَرَأَى قَوْمًا جُلُوْسًا، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ؟ قَالُوْا: عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَم فَقَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَ لَمْ يَشْهَدْ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ، أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ ؟ عَفَا عَنْهُ وَ غَفَرَلَهُ، وَ أَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَكَانَتْ مَرِيْضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَ سَهْمَهُ. وَ أَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عُثْمَانَ، وَ كَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ

الحديث رقم ١٧: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، ٣/١٣٥٣، الحديث رقم: ٣٤٩٥، و ايضا في كتاب المغازى، باب قول الله تعالى إن الذين تولوا منكم، ٤/١٤٩١، الحديث رقم: ٣٨٣٩، و الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب عثمان، ٥/٦٢٩، الحديث رقم: ٣٧٠٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٠١، الحديث رقم: ٥٧٧٢۔

اللهِ ﷺ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ. فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ، فَقَالَ: هَذِهِ لِعُثْمَانَ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهَا الآنَ مَعَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مصر سے آیا اس نے حج کیا اور چند آدمیوں کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے کہا، یہ قریش ہیں۔ پوچھا ان کا سردار کون ہے؟ لوگوں نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں وہ کہنے لگا اے ابن عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس کا جواب مرحمت فرمائیے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ احد سے فرار ہو گئے تھے؟ جواب دیا ہاں پھر دریافت کیا کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا ہاں پھر پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیعت رضوان کے وقت موجود نہ تھے بلکہ غائب رہے؟ جواب دیا ہاں اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ٹھہریئے میں ان واقعات کی کیفیت بیان کرتا ہوں جو انہوں نے جنگ احد سے راہِ فرار اختیار کی تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور انہیں بخش دیا گیا۔ رہا وہ غزوہ بدر سے غائب رہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور اس وقت وہ بیمار تھیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے خود فرمایا تھا کہ تمہارے لئے بھی بدر میں شریک صحابہ کے برابر اجر اور حصہ ہے۔ (تم اس کی تیمار داری کے لئے رکو) رہی بیعت رضوان سے غائب ہونے والی بات تو مکہ مکرمہ کی سرزمین میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی معزز ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ ان کی جگہ اسے اہل مکہ کے پاس سفیر بنا کر بھیجتے سو بیعت رضوان کا واقعہ تو ان کے مکہ مکرمہ میں (بطورِ سفیر مصطفیٰ ﷺ) تشریف لے جانے کے بعد پیش آیا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کے لئے فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسے اپنے دوسرے دست مبارک پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت

ہے۔ پھر حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا: اب جا اور ان بیانات کو اپنے ساتھ لیتا جا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔‘‘

۱۸۔ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخَيَارِ، فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ مِنْهَا..... عَنْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللهَ عزوجل بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ، فَكُنْتُ مِمَّنْ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَ آمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ، ثُمَّ هَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتُ وَ نِلْتُ صِهْرَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ عزوجل۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار سے ایک طویل روایت میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا اور اس پر ایمان لائے جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکر بھیجا گیا۔ پھر جیسا کہ میں نے کہا میں نے دو ہجرتیں کیں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رشتۂ دامادی پایا اور میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست حق پرست پر بیعت بھی کی اور خدا کی قسم میں نے کبھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی نہیں کی اور نہ ہی کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دھوکہ کیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔‘‘

۱۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ

الحديث رقم ۱۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ٦٦، الحديث رقم: ٤٨٠، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ۹/ ۸۸.

الحديث رقم ۱۹: أخرجه الطبرانی في المعجم الصغير، ۱/ ۲۵۳، الحديث رقم: ٤١٤، و الطبرانی في المعجم الاوسط، ٤/ ۱۸، الحديث رقم: ۳۵۰۱، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ۹/ ۸۳، و أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۵۱۲، الحديث رقم: ۸۳۷.

أُزَوِّجَ كَرِيْمَتِي مِنْ عُثْمَانَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الصَّغِيْرِ وَ الْأَوْسَطِ.

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ میں اپنی صاحبزادی کی شادی عثمان سے کروں۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الصغیر'' اور ''المعجم الاوسط'' میں روایت کیا ہے۔''

٢٠۔ عَنْ أُمِّ عَيَّاشٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: مَا زَوَّجْتُ عُثْمَانَ أُمَّ كَلْثُوْمٍ إِلَّا بِوَحْيٍ مِّنَ السَّمَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَ الْأَوْسَطِ.

''حضرت ام عیاش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے عثمان کی شادی اپنی صاحبزادی ام کلثوم سے نہیں کی مگر فقط وحی الٰہی کی بنا پر۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' اور ''المعجم الاوسط'' میں روایت کیا ہے۔''

٢١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَى قَبْرِ ابْنَتِهِ الثَّانِيَّةِ الَّتِي كَانَتْ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ: أَلَا أَبَا أَيِّمٍ، أَلَا أَخَا أَيِّمٍ تَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ،

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/ ٩٢، الحديث رقم: ٢٣٦، و الطبراني في المعجم الاوسط، ٥/ ٢٦٤، الحديث رقم: ٥٢٦٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٨٣، و خطيب بغدادي في تاريخ بغداد، ١٢/ ٣٦٤۔

الحديث رقم ٢١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ٤٣٦، الحديث رقم: ١٠٦٣، و الشيباني في الأحاد والمثاني، ٥/ ٣٧٨، الحديث رقم: ٢٩٨٢، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٩٠، الحديث رقم: ١٢٩١۔

فَلَوْ كُنَّ عَشْرًا لَزَوَّجْتُهُنَّ عُثْمَانَ وَمَازَوَّجْتُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ وَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ هٰذَا جِبْرَائِيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ عزوجل قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ عَلٰى مِثْلِ صِدَاقِ رُقَيَّةَ وَ عَلٰى مِثْلِ صُحْبَتِهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دوسری صاحبزادی کی قبر پر کھڑے ہوئے جو حضرت عثمان کے نکاح میں تھیں اور فرمایا: خبردار اے کنواری لڑکی کے باپ! اور خبر دار اے کنواری لڑکی کے بھائی! اس (میری بیٹی) کے ساتھ عثمان نے شادی کی اور اگر میری دس بیٹیاں ہوتیں تو میں ان کی بھی شادی یکے بعد دیگرے عثمان کے ساتھ کر دیتا اور (ان کے ساتھ) عثمان کی شادی وحی الٰہی کے مطابق کی اور بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مسجد کے دروازے کے نزدیک ملے اور فرمایا: اے عثمان یہ جبرئیل امین علیہ السلام ہیں۔ جو مجھے یہ بتانے آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری شادی ام کلثوم کے ساتھ اس کی بہن رقیہ (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی صاحبزادی) کے مہر کے بدلہ میں کر دی ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ’’المعجم الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔‘‘

۲۲۔ عَنْ عِصْمَةَ، قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الَّتِي تَحْتَ عُثْمَانَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: زَوِّجُوْا عُثْمَانَ، لَوْكَانَ لِي ثَالِثَةٌ لَزَوَّجْتُهُ وَ مَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِالْوَحْيِ مِنَ اللهِ عزوجل. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عصمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری صاحبزادی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں فوت ہو گئیں تو

الحديث رقم ۲۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/ ۱۸۴، الحديث رقم: ۴۹۰، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۸۳.

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عثمان کی شادی کراؤ اگر میرے پاس تیسری بیٹی ہوتی تو اس کی شادی بھی میں عثمان کے ساتھ کر دیتا اور میں نے اس کی شادی وحی الٰہی کے مطابق ہی کی تھی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

۲۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذُكِرَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ذَاكَ النُّوْرُ فَقِيْلَ لَهُ مَا النُّوْرُ؟ قَالَ: النُّوْرُ شَمْسٌ فِي السَّمَاءِ وَ الجِنَانِ وَ النُّوْرُ يَفْضُلُ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَ إِنِّي زَوَّجْتُهُ ابْنَتِي فَلِذَلِكَ سَمَّاهُ اللهُ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ ذَاالنُّوْرِ وَ سَمَّاهُ فِي الجِنَانِ ذَاالنُّوْرَيْنِ، فَمَنْ شَتَمَ عُثْمَانَ فَقَدْ شَتَمَنِي. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ تو نور والے ہیں۔ عرض کیا گیا نور سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نور سے مراد آسمانوں اور جنتوں کا آفتاب ہے اور یہ نور جنتی حوروں کو بھی شرماتا ہے اور میں نے اس نور یعنی عثمان بن عفان سے اپنی صاحبزادی کا نکاح کیا ہے پس اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے عالم ملائکہ میں ان کا نام ذاالنور (نور والا) رکھا ہے اور جنتوں میں ذاالنورین (دو نور والا) رکھا ہے تو جس نے عثمان کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ۲۳: أخرجه ابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ۴۱/ ۳۳۔

(٤). بَابٌ فِي رِضْوَانِ اللهِ وَ رَسُوْلِهِ عَنْهُ وَ مَحَبَّتِهِمَا لَهُ.

﴿آپ رضی اللہ عنہ کے لئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اور محبت کا مژدہ جانفزا﴾

٢٤۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ أُتِيَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليك و سلم مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلٰى أَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا کہ آپ اس پر نماز پڑھیں مگر آپ نے اس پر نماز نہیں پڑھی عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلى الله عليك وسلم ہم نے آپ کو کسی کی نمازِ جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ عثمان سے بغض رکھتا تھا تو اللہ نے بھی اس سے بغض رکھا ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔''

٢٥۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَامَ. يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الترمذى في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فى مناقب عثمان، ٥/ ٦٣٠، الحديث رقم: ٣٧٠٩، و ابن أبى عاصم في السنة، ٢/ ٥٩٦، الحديث رقم: ١٣١٢۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه أبوداؤد، كتاب الجهاد، باب فيمن جاء بعد الغيثمه لاسهم له، ٣/ ٧٤، الحديث رقم: ٢٧٢٦، و الطحاوى فى شرح معانى الآثار، ٣/ ٢٤٤

فَقَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُولِ اللهِ، وَإِنِّي أُبَايِعُ لَهُ، فَضَرَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِسَهْمٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرُهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ بدر والے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک عثمان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کام میں مصروف ہے اور بے شک میں اس کی بیعت کرتا ہوں اور حضور نبی اکرم ﷺ نے مال غنیمت میں سے بھی آپ رضی اللہ عنہ کا حصہ مقرر کیا اور آپ کے علاوہ جو کوئی اس دن غائب تھا اس کے لئے حصہ مقرر نہیں کیا۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔''

٢٦۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُدْعُوْا إِلَيَّ بَعْضَ أَصْحَابِيْ، قُلْتُ: أَبُوْ بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ عُمَرُ قَالَ: لَا قُلْتُ: ابْنُ عَمِّكَ عَلِيٌّ؟ قَالَ: لَا قَالَتْ: قُلْتُ: عُثْمَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: تَنَحَّيْ فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ وَ حُصِرَ فِيْهَا قُلْنَا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَلَا تُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَ إِنِّي صَابِرٌ نَفْسِيْ عَلَيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْيَعْلَى.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: میرے بعض صحابہ کو میرے پاس بلاؤ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

الحديث رقم ٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦/٥١، الحديث رقم: ٢٤٢٩٨، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٠٦، الحديث رقم: ٤٥٤٣، وأبويعلى في المسند، ٨/٢٣٤، الحديث رقم: ٤٨٠٥، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٤٩٤، الحديث رقم: ٨٠٤.

ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا۔ پھر میں نے عرض کیا: عمر رضی اللہ عنہ کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں پھر میں نے عرض کیا آپ کے چچا کے بیٹے علی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں پھر میں نے عرض کیا عثمان کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں پس جب وہ آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (اے عائشہ) ذرا پیچھے ہوکر بیٹھ جاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے سرگوشی فرمانے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ تبدیل ہونے لگا پھر یوم دار (جس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کیا گیا) آیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس میں محصور ہوگئے ہم نے کہا اے امیر المؤمنین آپ قتال نہیں کریں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے (اس دن کی) وصیت فرمائی تھی اور میں اس وصیت پر صبر کرنے والا ہوں۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔‘‘

۲۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَتْ عَلَيَّ رُقَيَّةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ فِي يَدِهَا مُشْطٌ فَقَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ عِنْدِي آنِفًا رَجَّلْتُ رَأْسَهُ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِيْنَ أَبَا عَبْدَ اللهِ؟ قُلْتُ خَيْرَ الرِّجَالِ، قَالَ: أَكْرِمِيْهِ فَإِنَّهُ مِنْ أَشْبَهِ أَصْحَابِي بِي خُلُقًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رقیہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس آئیں اور ان کے ہاتھ میں کنگا تھا۔ انہوں نے فرمایا: کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی ابھی میرے پاس سے گئے ہیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک گیسو سنوارے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اے رقیہ) تم ابوعبد اللہ (یعنی عثمان) کو کیسا پاتی ہو؟ میں نے عرض کیا: بہترین انسان۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی عزت بجا لاؤ،

الحديث رقم ۲۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱/ ۷۶، الحديث رقم: ۹۹، وهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۸۱، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۱/ ۵۱۰، الحديث رقم: ۸۳٤.

بے شک وہ میرے صحابہ میں سے خلق کے اعتبار سے سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔‘‘

۲۸۔ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أُمَّ كَلْثُوْمٍ جَاءَ تْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! زَوْجُ فَاطِمَةَ خَيْرٌ مِنْ زَوْجِي؟ فَأَسْكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَلِياً ثُمَّ قَالَ:زَوْجُكِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، وَ أَزِيْدُكِ لَوْ قَدْ دَخَلْتِ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتِ مَنْزِلَهُ، لَمْ تَرَي أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي يَعْلُوْهُ فِي مَنْزِلَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.**

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور کہا یا رسول اللہ! کیا فاطمہ کا شوہر میرے شوہر سے بہتر ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر کے لئے خاموش رہے پھر فرمایا: تمہارا خاوند اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں اور تمہارے لئے میں مزید اضافہ فرماتا ہوں کہ اگر تو جنت میں داخل ہو تو تو ایک ایسا مقام دیکھے گی کہ میرے صحابہ میں سے کسی کو اس مقام پر نہیں پائے گی۔ اس کو طبرانی نے ’’المعجم الأوسط‘‘ میں بیان کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الاوسط، ۲/ ۲۱۲، الحديث رقم: ۱۷٦٤، و الطبرانی في مسند الشاميين، ۱/ ۹۹، الحديث رقم: ۱٤۸، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۹/ ۸۸.

(٥). بَابٌ فِي إِخْتِصَاصِهِ رضي الله عنه بِإِقَامَةِ يَدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم مَقَامَ يَدِهِ رضي الله عنه فِي بَيْعَةِ الرِّضْوَانَ.

﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیعت رضوان میں اپنے ہاتھ کو عثمان غنی کا ہاتھ قرار دینا﴾

٢٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِلٰى أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ: فَبَايَعَ النَّاسُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ. فَضَرَبَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى، فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سفیر بن کر مکہ والوں کے پاس گئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہے۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الترمذى في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فى مناقب عثمان بن عفان، ٥/٦٢٦، الحديث رقم: ٣٧٠٢، و مقدسى في الأحاديث المختارة، ٧/٢٦، الحديث رقم: ٢٤٠٧۔

مارا پس حضرت عثمان کے لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے (کئی گنا) اچھا تھا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

٣٠۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِيْنَ حَصَرُوْهُ فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ يَوْمَ الْجَبَلِ حَيْنَ اهْتَزَّ فَرَكَلَهُ بِرِجْلِهِ وَ قَالَ: اسْكُنْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدَانِ وَ أَنَا مَعَهُ فَأَنْشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا شَهِدَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَقُوْلُ: هَذِهِ يَدُ اللهِ وَ هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُوْلُ مَنْ يُّنْفِقُ نَفَقَةً مَتَقَبَّلَةً فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِيْ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: مَنْ يَزِيْدُ فِيْ هَذَا الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةَ فَأَشْتَرَيْتُهُ مِنْ مَالِيْ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا شَهِدَ رُوْمَةَ تُبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي فَأَبَحْتُهَا لِإِبْنِ السَّبِيْلِ فَانْشَدَ لَهُ رِجَالٌ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِيْ السُّنَنِ.

الحديث رقم ٣٠: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الأحباس، باب وقف المساجد، ٦/ ٢٣٦، الحديث رقم: ٣٦٠٩، و النسائى في السنن الكبرىٰ، ٤/٩٧، الحديث رقم: ٦٤٣٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٥٩، الحديث رقم: ٤٢٠، و مقدسى في الأحاديث المختاره، ١/ ٥٢٨، الحديث رقم: ٣٩٥، و ابن أبى عاصم في السنة، ٢/٥٩٥، الحديث رقم: ١٣٠٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٤٦٣، الحديث رقم: ٧٥١۔

’’حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کے اوپر سے لوگوں پر جھانکا جس دن باغیوں نے آپ کے گھر کو گھیرا ہوا تھا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس نے جبل کے روز کا کلام سنا ہو جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑ کے ہلنے کے وقت ارشاد فرمایا تھا: اے پہاڑ ٹھہر جاؤ کیونکہ تیرے اوپر سوائے نبی صدیق اور دو شہیدوں کے اور کوئی نہیں۔ اور میں اس وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیعت رضوان کے دن حاضر تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنے ہی دونوں مبارک ہاتھوں کے لئے) ارشاد فرمایا تھا کہ یہ اللہ کا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ سب لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیش عسرہ کے دن سنا ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا ایسا شخص کون ہے جو مال مقبول کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خواہش سنتے ہی آدھے لشکر کی تیاری اپنے مال سے کرادی۔ سب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اس بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہو کہ کون ایسا آدمی ہے جو اس مسجد کو جنت میں گھر کے بدلے میں بڑھائے۔ پھر میں نے اس زمین کو اپنے مال کے بدلے میں خرید لیا سب لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی اس بات کی تصدیق کی۔ بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جو بئر رومہ کے سودے کے وقت حاضر تھا میں نے اسے اپنے مال سے خریدا اور مسافروں کے لیے مباح کر دیا تھا۔ حاضرین نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی بھی من وعن تصدیق کی۔‘‘ اس حدیث کو نسائی نے ’’السنن‘‘ میں روایت کیا

ہے۔‘‘

٣١۔ **عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ** رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْمَنَامِ مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ وَ رَأَيْتُ أَبَابَكْرٍ أَخِذًا بِحَقْوَي النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَ رَأَيْتُ عُمَرَ آخِذًا بِحَقْوَي أَبِي بَكْرٍ وَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ آخِذًا بِحَقْوَي عُمَرَ وَ رَأَيْتُ الدَّمَ يَنْصَبُّ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَحَدَّثَ الْحَسَنُ بِهَذَا الْحَدِيْثِ وَ عِنْدَهُ قَوْمٌ مِنَ الشِّيْعَةِ فَقَالُوْا: وَ مَا رَأَيْتَ عَلِيًّا فَقَالَ الْحَسَنُ: مَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَخِذًا بِحَقْوَي النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْ عَلِيٍّ وَ لَكِنَّهَا رُؤْيَا رَأَيْتُهَا فَقَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ: فَإِنَّكُمْ تَحَدَّثُوْنَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فِي رُؤْيَا رَآهَا وَ قَدْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي غَزَاةٍ فَأَصَابَ النَّاسَ جُهْدٌ حَتّٰى رَأَيْتُ الْكَابَةَ فِي وُجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْفَرَحَ فِي وُجُوْهِ الْمُنَافِقِيْنَ فَلَمَّا رَأَى ذَالِكَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: وَ اللهِ لَا تَغِيْبُ الشَّمْسُ حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللهُ بِرِزْقٍ فَعَلِمَ عُثْمَانُ أَنَّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ سَيُصَدِّقَانِ فَأَشْتَرىٰ عُثْمَانُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَاحِلَةً بِمَا عَلَيْهَا مِنَ الطَّعَامِ فَوَجَّهَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْهَا بِتِسْعَةٍ فَلَمَّا رَأَى ذَالِكَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَا هَذَا قَالُوْا: أَهْدٰى إِلَيْكَ عُثْمَانُ فَعُرِفَ الْفَرَحُ فِي وُجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْكَابَةَ فِي وُجُوْهِ الْمُنَافِقِيْنَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَدْ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رُؤِيَ بِيَاضُ إِبْطَيْهِ يَدْعُوْ لِعُثْمَانَ دُعَاءً مَا سَمِعْتُهُ دَعَا لِأَحَدٍ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ بِمِثْلِهِ اللَّهُمَّ أَعْطِ عُثْمَانَ اللَّهُمَّ افْعَلْ

الحديث رقم ٣١: أخرجه الطبرانى في المعجم الاوسط، ٧/ ١٩٦، الحديث رقم: ٧٢٥٥، و الطبرانى في المعجم الكبير، ١٧/ ٢٤٩، الحديث رقم: ٦٩٤، وهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/ ٩٦، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٢٣٤، الحديث رقم: ٢٨٧۔

لِعُثْمَانَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَ الْأَوْسَطِ.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش الٰہی کے ساتھ لپٹے ہوئے دیکھا اور میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین کی طرف خون گر رہا ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ نے جب اس حدیث کو بیان کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس شیعوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی پس وہ کہنے لگے اے حسن! تو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کس حال میں پایا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر پسندیدہ انداز میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوکھ کو براہ راست پکڑنے والا میرے نزدیک اور کوئی نہ تھا لیکن یہ محض ایک خواب ہے جو میں نے دیکھا ہے پس اس پر ابومسعود رضی اللہ عنہ بولے اور کہنے لگے کہ تم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے اس خواب (کی صداقت وحقانیت) کے بارے میں بات کرتے ہو حالانکہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بہت سخت بھوک لگ گئی یہاں تک کہ میں نے مسلمانوں کے چہروں پر افسردگی دیکھی اور منافقین کے چہروں پر خوشی، پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دیکھا تو فرمایا: خدا کی قسم سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے میرا اللہ تمہیں رزق عطا فرما دے گا۔ پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہوا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رزق عطا فرمائیں گے تو آپ رضی اللہ عنہ نے چودہ سواریاں اس کھانے کے ہمراہ جو ان پر لدا ہوا تھا خرید لیں اور ان میں سے نو سواریوں کا رخ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف موڑ دیا جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ سواریاں دیکھیں تو فرمایا یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیک وسلم کی طرف ہدیہ بھیجا ہے۔ پس اس ہدیہ

کے بعد مسلمانوں کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی اور منافقین کے چہروں پر افسردگی چھا گئی اور میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ایسی دعا کی کہ اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے آج تک ایسی دعا کسی کے لئے نہیں سنی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے، اے اللہ! عثمان کو یہ عطا کر اے اللہ! عثمان کے لئے یہ کر دے، عثمان کے لئے وہ کر دے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ’’المعجم الکبیر‘‘ اور المعجم الاوسط‘‘ میں بیان کیا ہے۔‘‘

(٦) بَابٌ فِي جُوْدِهِ رضي الله عنه وَ سَخَائِهِ رضي الله عنه

﴿آپ رضی اللہ عنہ کی جود و سخا کا بیان﴾

٣٢۔ **عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ** قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلَيَّ مِئَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلَيَّ مِئَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم! لِلّٰهِ عَلَيَّ ثَلَاثُ مِئَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ، مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیش عسرہ کے متعلق لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں سو اونٹ مع ساز و سامان اللہ کے راستے میں اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ترغیب دلائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر اٹھے اور عرض

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الترمذى في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فى مناقب عثمان، ٥/ ٦٢٥، الحديث رقم: ٣٧٠٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٧٥، و الطيالسى في المسند، ١/ ١٦٤، الحديث رقم: ١١٨٩، و عبدبن حميد في المسند، ١/ ١٢٨، الحديث رقم: ٣١١.

کیا یارسول اللہ! میرے ذمہ اللہ کی راہ میں دوسو اونٹ مع سازوسامان اور غلہ کے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ترغیب دلائی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ذمہ تین سو اونٹ مع ساز و سامان کے اللہ کی راہ میں ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر سے اترے اور فرمایا: اس عمل کے بعد عثمان جو کچھ بھی آئندہ کرے گا اس پر کوئی جواب طلبی نہیں ہوگی۔ اِس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔‘‘

۳۳۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ إِلَی النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِأَلْفِ دِيْنَارٍ، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ: وَ كَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي، فِي كُمِّهِ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَيَنْثُرُهَا فِي حِجْرِهِ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُوْلُ: مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ. مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار لے کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب جیش عسرہ کی روانگی کا سامان ہورہا تھا۔ آپ نے اس رقم کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں ڈال دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت

الحديث رقم ۳۳: أخرجه الترمذی في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان، ٥/ ٦٢٦، الحديث رقم: ٣٧٠١، و الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣/ ١١٠، الحديث رقم، ٤٥٥٣، و ابن ابي عاصم في السنة، ٢/ ٥٨٧، الحديث رقم: ١٢٧٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٥١٥، الحديث رقم: ٨٤٦، و الشيباني في الأحاد و المثاني، ١/ ٤٧٧، الحديث رقم: ٦٦٦۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ ان دیناروں کو اپنی گود میں دست مبارک سے الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے عثمان آج کے بعد جو کچھ بھی کرے گا اسے کوئی بھی عمل نقصان نہیں پہنچائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جملہ دوبار ارشاد فرمایا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

٣٤۔ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهِ ثُمَّ قَالَ: أُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ حِرَاءَ حِيْنَ انْتَفَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اثْبُتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْصِدِّيقٌ أَوْ شَهِيْدٌ؟ قَالُوْا نَعَمْ. قَالَ: أُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ: مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً. وَالنَّاسُ مُجْهَدُوْنَ مُعْسَرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ذٰلِكَ الْجَيْشَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ أُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ؟ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، وَأَشْيَاءُ عَدَّدَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذى في الجامع الصحيح، ٥/٦٢٥، كتاب المناقب، باب فى مناقب عثمان، الحديث رقم: ٣٦٩٩، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٤٨، الحديث رقم: ٦٩١٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٥٩، الحديث رقم: ٤٢٠، و الدار قطني في السنن، ٤/١٩٨، الحديث رقم: ٨، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٤٨٣، الحديث رقم: ٣٥٨.

محاصرہ کرلیا گیا تو انہوں نے اپنے گھر کے اوپر سے جھانکا اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو جب جبل حراء لرز اٹھا تھا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: اے حراء! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ہاں ہم جانتے ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دلا کر یاد دلاتا ہوں کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیش عسرہ کے موقع پر فرمایا تھا: کون ہے جو مقبول نفقہ خرچ کرتا ہے، اور لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ تنگدستی و مصیبت میں مبتلا ہیں تو میں نے اس لشکر کی روانگی کا سامان کیا تھا یہ سن کر محاصرین نے کہا: ہاں پھر حضرت عثمان نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کہ بیئر رومہ (رومہ کے کنویں) سے کوئی شخص بلا قیمت پانی نہ پیتا تھا میں نے اسے کوشش کرکے خریدا اور اس کو غنی فقیر اور مسافر سب کے لئے وقف عام کر دیا انہوں نے کہا ہاں یہ بھی ٹھیک ہے اسی طرح اور بہت سی باتیں یاد دلائیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔"

٣٥۔ **عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حِزْنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ، فَقَالَ: ائْتُوْنِي بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ أَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ قَالَ: فَجِيْءَ بِهِمَا فَكَأَنَّهُمَا جَمَلَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا حِمَارَانِ، قَالَ: فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ**

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الترمذی في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان، ٥/ ٦٢٧، الحديث رقم: ٣٧٠٣، و النسائی في السنن، كتاب الأحباس، باب وقف المساجد، ٦/ ٢٣٥، الحديث رقم: ٣٦٠٨، و النسائي في السنن الكبریٰ، ٤/ ٩٧، الحديث رقم: ٦٤٣٥، و الدار قطني في السنن، ٤/ ١٩٦، الحديث رقم:٢، و المقدسی في الأحاديث المختاره، ١/ ٤٤٨، الحديث رقم: ٣٢٢۔

عُثْمَانُ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ وَالإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِرُوْمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَرُوْمَةَ فَيُجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوْا: أَللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ وَالإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدَهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ؟ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ وَ بِالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي ؟ قَالُوْا أَللّٰهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ وَ الْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ عَلَى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَ مَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ أَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ قَالَ: فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ وَ قَالَ: اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَ صِدِّيْقٌ وَ شَهِيْدَانِ؟ قَالُوْا: أَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ شَهِدُوْا لِي وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّي شَهِيْدٌ ثَلَاثًا .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النِّسَائِيُّ.

وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ثمامہ بن حزن قشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں (محاصرہ کے وقت) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس آیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوپر سے جھانکا اور فرمایا: لاؤ اپنے ان دو افراد کو جنہوں نے میرے خلاف تمہیں جمع کیا ہے، راوی کہتے ہیں کہ ان دونوں کو اسطرح لایا گیا جیسے دو اونٹ ہوں یا دو گدھے ہوں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو اوپر سے جھانکا اور فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو وہاں پر بئرِ رومہ کے سوا میٹھا پانی اور کہیں نہیں تھا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو بیئر رومہ کو خرید کر اسے مسلمانوں کے لئے وقف کر دے۔ اس کے بدلہ میں اسے اس سے اچھی چیز بہشت میں ملے گی؟ یہ سن کر میں نے اسے خاص اپنے مال سے خریدا۔ آج تم مجھے اس کنویں کا پانی پینے سے روکتے ہو یہاں تک کہ میں سمندر (کے پانی جیسا کھارا) پانی پیتا ہوں۔ انہوں نے کہاں ہاں۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ نمازیوں کے لئے مسجد کی جگہ تنگ تھی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو فلاں شخص کی اولاد سے زمین خرید کر اسے مسجد میں شامل کر دے اس کے بدلہ میں اسے بہشت میں ایسی جگہ ملے گی جو اس کے لئے اس زمین سے بہتر ہوگی۔ یہ سن کر میں نے وہ زمین خاص اپنے مال سے خریدی اور آج تم مجھے اس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے بھی روکتے ہو انہوں نے کہا ہاں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ جیش عسرہ کا سامان میں نے ہی مہیا کیا تھا؟ ان لوگوں نے جواب دیاہاں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم کیا تم جانتے ہو کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے ایک پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور حضرت عمر تھے اور ساتھ میں بھی تھا پہاڑ لرزنے لگا یہاں تک کہ اس کے پتھر نیچے گر پڑے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑ کو اپنے قدم مبارک کی ٹھوکر مار کر فرمایا ثبیر! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں لوگوں نے کہا! ہاں اللہ کی قسم ہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر ان لوگوں نے میرے موافق گواہی دی۔ رب کعبہ کی قسم میں ہی وہ شہید ہوں یہ تین بار فرمایا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور امام نسائی نے روایت کیا

ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔‘‘

٣٦۔ **عَنْ بَشِيْرٍ الْأَسْلَمِيِّ** قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِينَةَ اسْتَنْكَرُوْا الْمَاءَ، وَكَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَّارٍ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا رُوْمَةُ وَكَانَ يَبِيْعُ مِنْهَا الْقِرْبَةَ بِمُدٍّ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: بِعْنِيْهَا بِعَيْنٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَيْسَ لِي وَ لَا لِعِيَالِي غَيْرُهَا، لَا أَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَبَلَغَ ذَالِكَ عُثْمَانَ رضي الله عنه فَاشْتَرَاهَا بِخَمْسَةٍ وَثَلَاثِيْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ أَتَجْعَلُ لِي مِثْلَ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَيْنًا فِي الْجَنَّةِ إِنِ اشْتَرَيْتُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قَدِ اشْتَرَيْتُهَا وَجَعَلْتُهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت بشیر اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو انہیں پانی کی قلت محسوس ہوئی اور قبیلہ بنی غفار کے ایک آدمی کے پاس ایک چشمہ تھا جسے رومہ کہا جاتا تھا اور وہ اس چشمہ کے پانی کا ایک قربہ ایک مد کے بدلے میں بیچتا تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ چشمہ جنت کے چشمہ کے بدلے میں بیچ دو تو وہ آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے اور میرے عیال کے لیے اس کے علاوہ اور کوئی چشمہ نہیں ہے اس لئے میں ایسا نہیں کرسکتا پس یہ خبر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے وہ چشمہ پینتیس ہزار دینار کا خرید لیا پھر آپ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! اگر میں اس چشمہ کو خرید لوں تو کیا آپ صلى الله عليك وسلم مجھے بھی اس کے بدلہ میں جنت میں چشمہ عطا فرمائیں گے جس طرح اس آدمی کو آپ صلى الله عليك وسلم نے

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/ ٤١، الحديث رقم: ١٢٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/ ١٢٩، و العسقلاني في الأصابة، ٢/ ٥٤٣.

فرمایا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں (عطا کروں گا) تو اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ چشمہ میں نے خرید کر مسلمانوں کے نام کر دیا ہے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ’’المعجم الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔‘‘

....

←

(۷) بَابٌ فِي شَهَادَةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَهُ بِكَوْنِهِ خَلِيْفَةَ الْمُسْلِمِيْنَ

آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت

۳۷۔ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَ فِيْهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَامَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ: لَوْلَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا قُمْتُ وَ ذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ: فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ: هَذَا قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو اشعث صنعانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند خطباء شام میں کھڑے ہوئے تھے ان میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی صحابی تھے ان میں سے سب سے آخری آدمی کھڑے ہوئے جن کا نام حضرت مرّہ بن کعب تھا انہوں نے فرمایا! اگر میں نے ایک حدیث حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ سنی ہوتی تو میں کھڑا نہ ہوتا

الحديث رقم ۳۷: أخرجه الترمذى في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فى مناقب عثمان، ۵/۶۲۸، الحديث رقم: ۳۷۰۴، و أحمد بن حنبل في المسند، ۴/۲۳۶، و ابن أبي شيبه في المصنف، ۶/۳۶۰، الحديث رقم: ۳۲۰۲۶، و الحاكم في المستدرك، ۳/۱۰۹، الحديث رقم: ۴۵۵۲۔

(انہوں نے بتایا کہ) حضور نبی اکرم ﷺ نے فتنوں کا ذکر فرمایا اور ان کا نزدیک ہونا بیان کیا اتنے میں ایک شخص کپڑے سے سر کو لپیٹے ہوئے گزرا، آپ ﷺ نے فرمایا: (فتنہ و فساد) کے دن یہ شخص حق اور ہدایت پر ہوگا۔ میں اس کی طرف اٹھا تو دیکھا کہ وہ حضرت عثمان رضی الله عنه ہیں پھر میں آپ ﷺ کے چہرہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا (یا رسول اللہ!) کیا یہی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ''یہی ہیں'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

۳۸۔ **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَإِنْ أَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عثمان! اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں ایک قمیص (قمیصِ خلافت) پہنائے گا پس اگر لوگ اس کو اتارنا چاہیں تو تم ان کی خاطر اسے مت اتارنا۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن ہے۔''

الحديث رقم ٣٨: أخرجه الترمذی في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان، ٥/٦٢٨، الحديث رقم: ٣٧٠٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٤٩، الحديث رقم: ٢٥٢٠٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٤٦، الحديث رقم: ٦٩١٥،و ابن أبی شيبه في المصنف، ٧/٥١٥، الحديث رقم: ٣٧٦٥٥، و هيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٣٩،الحديث رقم:٢١٩٦۔

٣٩۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيٌّ: أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ رضي الله عنهم. رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ.

''حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ ظاہری کے ایام میں کہا کرتے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی امت میں سے افضل ترین ابوبکر پھر عمر اور پھر عثمان رضی اللہ عنہم ہیں۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔''

٤٠۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا عُثْمَانُ إِنْ وَلَّاكَ اللهُ تَعَالَى هَذَا الْأَمْرَ يَوْمًا فَأَرَادَكَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلَى أَنْ تَخْلَعَ قَمِيْصَكَ الَّذِيْ قَمَّصَكَ اللهُ فَلَا تَخْلَعْهُ، يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَا ثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کسی دن امرِ خلافت پر فائز کرے اور منافقین یہ ارادہ کریں کہ وہ تمہاری قمیصِ خلافت جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے پہنائی ہے اس کو تم اتار دو تو اسے ہرگز نہ اتارنا آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ اس حدیث کو امام

الحديث رقم ٣٩: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب السنة، باب فى التفضيل، ٤ / ٢٠٦، الحديث رقم: ٤٦٢٨، و ابن ابى عاصم فى السنة، ٢ / ١٥٤٠ و مباركفورى فى تحفة الاحوذى، ١٠ / ١٣٨، و الخلال في السنة، ٢ / ٣٨٦، الحديث رقم: ٥٤٩.

الحديث رقم ٤٠: أخرجه ابن ماجه فى السنن، المقدمه، باب فضل عثمان، ١ / ٤١، الحديث رقم: ١١٢، و الديلمى فى الفردوس بمائثور الخطاب، ٥ / ٣١١٢، و المباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠ / ١٣٧.

ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔‘‘

٤١۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ لَوْ كَانَ عِنْدَنَا مَنْ يُحَدِّثُنَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَلَا أَبْعَثُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ: لَوْ كَانَ عِنْدَنَا مَنْ يُحَدِّثُنَا فَقُلْتُ: أَلَا أَبْعَثُ إِلَى عُمَرَ فَسَكَتَ قَالَتْ: ثُمَّ دَعَا وَصِيْفًا بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَارَّهُ فَذَهَبَ قَالَتْ: فَإِذَا عُثْمَانُ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَنَاجَاهُ النَّبِيُّ ﷺ طَوِيْلًا ثُمَّ قَالَ: يَا عُثْمَانُ إِنَّ اللهَ عزوجل مُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلَى أَنْ تَخْلَعَهُ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ وَلَا كَرَامَةَ يَقُوْلُهَا لَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ وَ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مُخْتَصَرًا.

وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَالِي الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کاش ہمارے پاس کوئی ہوتا جو ہم سے باتیں کرتا وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا میں ابو بکر کو بلا بھیجوں تو حضور نبی اکرم ﷺ خاموش رہے پھر فرمایا: کاش ہمارے پاس کوئی ہوتا جو ہم سے باتیں کرتا؟ فرماتی ہیں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں عمر کو بلا بھیجوں اس پر بھی حضور نبی اکرم ﷺ خاموش رہے پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے سامنے ایک خدمتگار کو بلایا اور اسے کوئی خوشخبری سنائی پھر وہ چلا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اتنے میں اچانک

الحديث رقم ٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٧٥، الحديث رقم: ٢٤٥١٠، و الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣/ ١٠٦، الحديث رقم: ٤٥٤٤، و ابن أبی عاصم في السنة، ٢/ ٥٦٢.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کے لئے اجازت طلب کی پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو آنے کی اجازت دے دی پس وہ اندر داخل ہوئے اور کافی دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عثمان ! بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنانے والا ہے پس اگر منافقین نے یہ چاہا کہ تم اس قمیض کو اتار دو تو ہرگز اسے نہ اتارنا۔ راوی بیان کرتے ہیں کوئی فضیلت ایسی نہ ہوگی جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے دو مرتبہ یا تین مرتبہ نہ کہی ہو۔ اس حدیث کو امام احمد نے مسند میں اور حاکم نے مستدرک میں مختصراً بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح اور عالی الاسناد ہے۔‘‘

٤٢۔ عَنْ أَبِيْ أَمْنَا أَبِيْ حَسَنَةَ قَالَ: شَهِدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِي الدَّارِ وَ اسْتَأْذَنْتُهُ فِي الْكَلَامِ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ وَ اخْتِلَافٌ أَوِ اخْتِلَافٌ وَ فِتْنَةٌ قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَمِيْرِ وَ أَصْحَابِهِ وَ أَشَارَ إِلَى عُثْمَانَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو امنا ابو حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا جب کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک گھر میں محصور تھے میں نے ان سے کلام کی اجازت مانگی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک عنقریب فتنہ اور اختلاف یا فرمایا اختلاف اور فتنہ بپا ہوگا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہمارے لئے

الحديث رقم ٤٢: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣/ ١٠٥، الحديث رقم: ٤٥٤١.

(ایسے وقت میں) کیا حکم فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم پر امیر اور اس کے ساتھیوں کی اطاعت لازم ہوگی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ اس کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔‘‘

٤٣۔ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ: لَمَّا اسْتَخْلَفَ عُثْمَانُ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: أَمَّرْنَا خَيْرَ مَنْ بَقِيَ وَلَمْ نَأْلُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خلافت کا منصب سنبھالا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ ہمیں باقی بچ جانے والوں میں سے سب سے بہترین شخص نے حکم دیا ہے۔ لیکن ہم نے (اس کیلئے) کوشش نہ کی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ’’المعجم الکبیر‘‘ میں بیان کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٤٣: أخرجه الطبرانى في المعجم الكبير، ٩/ ١٧٠، الحديث رقم: ٨٨٤٣، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/ ٢٤٤، و ابن سعد في الطبقات الكبرىٰ، ٣/ ٦٣، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٤٦١، الحديث رقم: ٧٤٧.

(۸) بَابٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِيَّاهُ رضی اللہ عنہ بِإِسْتِشْهَادِهِ

﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کی شہادت کی خبر دینا﴾

٤٤۔ **عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أُحُدًا، وَ مَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ، فَرَجَفَ، وَ قَالَ اسْكُنْ أُحُدُ، أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ. فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا نَبِيٌّ وَ صِدِّيْقٌ وَ شَهِيْدَانِ.** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہِ اُحد پر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تھے، تو اسے وجد آ گیا (وہ خوشی سے جھومنے لگا) پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قدم مبارک سے ٹھوکر بھی لگائی اور فرمایا کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٤٤: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عثمان بن عفان، ٣/١٣٥٣، الحديث رقم: ٣٤٩٦، والترمذى في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فى مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ٥/٦٢٤، الحديث رقم: ٣٦٩٧، و أبوداؤد في السنن، كتاب السنة، باب فى الخلفاء، ٤/٢١٢، الحديث رقم: ٤٦٥١، و النسائى في السنن الكبرى، ٥/٤٣، الحديث رقم: ٨١٣٥.

٤٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلٰی حِرَاءَ هُوَ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْصِدِّيْقٌ أَوْشَهِيْدٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

وَ فِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ، وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَبُرَيْدَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر ﷡ تھے اتنے میں پہاڑ لرزاں ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ اِس حدیث کو امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں اسی مضمون کی احادیث عثمان، سعید بن زید، ابن عباس، سہل بن سعد، انس بن مالک اور بریدہ اسلمی سے مذکور ہیں۔‘‘

الحديث رقم ٤٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة والزبير ﷟، ٤/ ١٨٨٠، الحديث رقم: ٢٤١٧، والترمذی في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان بن عفان، ٥/ ٦٢٤، الحديث رقم: ٣٦٩٦، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٤٤١، الحديث رقم: ٦٩٨٣، و النسائی في السنن الكبریٰ، ٥/ ٥٩، الحديث رقم: ٨٢٠٧.

٤٦۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِتْنَةً فَقَالَ: يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنہ کا ذکر کیا اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ اس میں یہ مظلوماً شہید ہوگا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن ہے۔‘‘

٤٧۔ عَنْ أَبِي سَهْلَةَ قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو سہلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے محاصرہ کے دن فرمایا: کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک وصیت فرمائی تھی اور میں اسی پر صابر ہوں۔ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔‘‘

الحديث رقم ٤٦: أخرجه الترمذی في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان، ٥ / ٦٣٠، الحديث رقم: ٣٧٠٨۔

الحديث رقم ٤٧: أخرجه الترمذی في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان، ٥ / ٦٣١، الحديث رقم: ٣٧١١، و ابن ماجه في السنن، ١ / ٤٢، الحديث رقم: ١١٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣٥٦، الحديث رقم: ٦٩١٨، و ابن أبی شيبة في المصنف، ٧ / ٥١٥، الحديث رقم: ٣٧٦٥٧۔

٤٨۔ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي سَعِيْدٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ عُثْمَانَ أَعْتَقَ عِشْرِيْنَ مَمْلُوْكًا، وَدَعَا بِسَرَاوِيْلَ فَشَدَّهَا عَلَيْهِ، وَلَمْ يَلْبَسْهَا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ الْبَارِحَةَ فِي الْمَنَامِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ، وَأَنَّهُمْ قَالُوْا لِي: اصْبِرْ، فَإِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ فَدَعَا بِمُصْحَفٍ فَنَشَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُتِلَ وَهُوَ بَيْنَ يَدِيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے خادم حضرت مسلم (ابو سعید) سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیس غلاموں کو آزاد کیا اور ایک پاجامہ منگوایا اور اسے زیب تن کر لیا، اسے آپ نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں کبھی پہنا تھا اور نہ ہی زمانۂ اسلام میں، پھر انہوں نے بیان کیا کہ میں نے گذشتہ رات حضور نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے آپ ﷺ کے ساتھ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں، ان سب نے مجھے کہا ہے (اے عثمان) صبر کرو پس بے شک تم کل افطاری ہمارے پاس کرو گے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مصحف منگوایا اور اس کو اپنے سامنے کھول کر تلاوت فرمانے لگے اور اسی اثنا میں آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور وہ مصحف آپ کے سامنے ہی تھا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔‘‘

٤٩۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى عُثْمَانَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَكَانَ آخِرُ كَلَامٍ كَلَّمَهُ أَنْ ضَرَبَ مَنْكِبَهُ وَ قَالَ: يَا

الحديث رقم ٤٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٧٢، الحديث رقم: ٥٢٦، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/ ٩٦، و المناوي في فيض القدير، ١/١١٠.

الحديث رقم ٤٩: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند،٦/٨٦، الحديث رقم: ٢٤٦١٠، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/٩٠، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٥٠٠، الحديث رقم: ٨١٦.

عُثْمَانُ إِنَّ اللهَ عَسَى أَنْ يُلْبِسَكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ حَتَّى تَلْقَانِيْ فَذَكَرَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان ﷺ کو اپنی طرف بلا بھیجا جب وہ آئے تو حضور نبی اکرم ﷺ ان کی طرف بڑھے اور آپ ﷺ نے ان کے ساتھ جو آخری کلام فرمایا: وہ یہ تھا کہ آپ ﷺ نے ان کے کندھے پر (ہاتھ) مارا اور فرمایا: اے عثمان بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں (خلافت کی) قمیص پہنائے گا اگر منافقین اس کو اتارنے کا ارادہ کریں تو اس کو ہرگز نہ اتارنا یہاں تک کہ تم مجھ سے آ ملو پس آپ نے تین مرتبہ ایسا فرمایا اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔‘‘

۵۰۔ عَنِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَ هُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ دَوْمَةَ وَ عِنْدَهُ كَاتِبٌ لَهُ يُمْلِيْ عَلَيْهِ فَقَالَ: أَلَا أَكْتُبُكَ يَا بْنَ حَوَالَةَ قُلْتُ: لَا أَدْرِي مَا خَارَ اللهُ لِي وَ رَسُوْلُهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي وَ قَالَ إِسْمَاعِيْلُ مَرَّةً فِي الْأُوْلَى نَكْتُبُكَ يَا بْنَ حَوَالَةَ قُلْتُ: لَا أَدْرِيْ فِيْمَ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَعْرَضَ عَنِّيْ فَأَكَبَّ عَلَى كَاتِبِهِ يُمْلِيْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَنَكْتُبُكَ يَا بْنَ حَوَالَةَ قُلْتُ: لَا أَدْرِي مَا خَارَ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ فَأَعْرَضَ عَنِّيْ فَأَكَبَّ عَلَى كَاتِبِهِ يُمْلِيْ عَلَيْهِ قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِي الْكِتَابِ عُمَرُ فَقُلْتُ: إِنَّ عُمَرَ لَا يُكْتَبُ إِلَّا فِي خَيْرٍ ثُمَّ قَالَ: أَنَكْتُبُكَ يَا بْنَ حَوَالَةَ قُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: يَا بْنَ حَوَالَةَ كَيْفَ تَفْعَلُ فِي فِتْنَةٍ تَخْرُجُ فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ كَأَنَّهَا صَيَاصِي

الحديث رقم ۵۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٠٩، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ٧/ ٢٢٥، و المقدسی في الأحاديث المختارة، ٩/ ٢٨٤۔

بَقَرٍ قُلْتُ لَا أَدْرِي مَا خَارَ اللهُ لِي وَ رَسُوْلُهُ قَالَ: وَ كَيْفَ تَفْعَلُ فِي أُخْرٰى تَخْرُجُ بَعْدَهَا كَأَنَّ الْأُوْلٰى فِيْهَا انْتِفَاحَةُ أَرْنَبٍ قُلْتُ: لَا أَدْرِي مَا خَارَ اللهُ لِيْ وَ رَسُوْلُهُ قَالَ: اتَّبِعُوْا هٰذَا قَالَ: وَ رَجُلٌ مُقَفٍّ حِيْنَئِذٍ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فَسَعَيْتُ وَ أَخَذْتُ بِمَنْكِبَيْهِ فَأَقْبَلْتُ بِوَجْهِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقُلْتُ: هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَ إِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دومہ درخت کے سائے تلے بیٹھے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب بھی بیٹھا ہوا تھا جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِملاء کروا رہے تھے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے ابن حوالہ کیا میں تمہیں لکھ نہ دوں؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! معلوم نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے کیا اختیار کر رکھا ہے؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف سے چہرہ اقدس پھیر لیا اور اسماعیل کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی مرتبہ فرمایا اے ابن حوالہ کیا ہم تمہیں لکھ نہ دیں؟ راوی بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے نہیں معلوم کس معاملے میں؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے چہرہ اقدس پھیر لیا اور اپنے کاتب کو اِملاء کروانے میں مشغول ہوگئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حوالہ ہم تمہیں لکھ نہ دیں تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نہیں جانتا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے کیا اختیار کر رکھا ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے چہرہ اقدس پھیر لیا اور اپنے کاتب کو اِملا لکھوانے میں مشغول ہوگئے پھر میں نے اچانک دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لکھا ہوا ہے اس پر میں نے کہا عمر کا نام ہمیشہ بھلائی میں لکھا ہوگا پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حوالہ ہم تمہیں لکھ نہ دیں تو میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حوالہ تو اس فتنہ میں کیا کرے گا جو زمین کے چاروں اطراف سے

....

←

نکلے گا گویا وہ گائے کے سینگ ہیں۔ میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے کیا اختیار کر رکھا ہے۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اس دوسرے فتنے میں کیا کرو گے جو پہلے فتنے کے بعد ہوگا گویا پہلا فتنہ خرگوش کے نتھنے کے برابر ہوگا میں نے عرض کیا کہ میں نہیں جانتا کہ میرے لئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا اختیار کر رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اشارہ کر کے) فرمایا: اس شخص کی پیروی کرنا اور وہ شخص اس وقت پیٹھ پھیر کر جا چکا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں میں چلا اور تیزی سے دوڑا اور اس شخص کو کندھے سے پکڑ لیا اور اس کا چہرہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف موڑا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہی وہ شخص ہے (جس کی پیروی کرنے کا آپ نے حکم فرمایا ہے)؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، جب میں نے دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔‘‘

۵۱۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا وَ عَظَّمَهَا قَالَ: ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنِّعٌ فِي مِلْحَفَةٍ فَقَالَ: هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ فَانْطَلَقْتُ مُسْرِعًا اَوْ قَالَ مُحْضِرًا فَأَخَذْتُ بِضَبْعَيْهِ فَقُلْتُ: هَذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: هَذَا فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنہ کا ذکر فرمایا اور اس کے قریب اور شدید ہونے کا بیان کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر وہاں سے ایک آدمی گزرا جس نے چادر میں اپنے سر اور چہرے کو ڈھانپا ہوا تھا (اس کو دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس دن یہ شخص حق پر ہوگا پس میں تیزی سے

الحديث رقم ۵۱: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۴ / ۲۴۲، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابه، ۱ / ۴۵۰، الحديث رقم: ۷۲۱۔

(اس کی طرف) گیا اور میں نے اس کو اس کی کلائی کے درمیان سے پکڑ لیا پس میں نے عرض کیا یہ ہے وہ شخص یا رسول اللہ! (جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زمانۂ فتنہ میں یہ حق پر ہو گا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ پس وہ عثمان بن عفان تھے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔‘‘

٥٢۔ **عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ** قَالَ: كُنَّا نَحْنُ مُعَسْكِرِيْنَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، بَعْدَ قَتْلِ عُثْمَانَ، فَقَامَ كَعْبُ بْنُ مُرَّةَ الْبَهْزِيُّ فَقَالَ: لَوْلَا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَا قُمْتُ هَذَا الْمَقَامَ. فَلَمَّا سَمِعَ بِذِكْرِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَجْلَسَ النَّاسَ. فَقَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِذْ مَرَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مُرَجِّلًا. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: ’’لَتَخْرُجَنَّ فِتْنَةٌ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيَّ، أَوْ مِنْ بَيْنَ رِجْلَيَّ هَذَا، هَذَا يَوْمَئِذٍ وَمَنِ اتَّبَعَهُ عَلَى الْهُدٰى. فَقَامَ بْنُ حَوَالَةَ الْأَزْدِيُّ مِنْ عِنْدِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّكَ لَصَاحِبُ هَذَا؟ فَقَالَ نَعَمْ!، قَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَحَاضِرٌ ذَلِكَ الْمَجْلِسَ، وَلَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي فِي الْجَيْشِ مُصَدِّقًا لَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ بِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد امیر معاویہ کے لشکر میں تھے پس کعب بن مرہ بہزی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ اگر میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فلاں چیز نہ سنی ہوتی تو آج میں

الحديث رقم ٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٢٣٦، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٣١٦، الحديث رقم: ٧٥٣، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٨٩، و الشيباني في الأحاد و المثاني، ٣/٦٦، الحديث رقم: ١٣٨١.

اس مقام پر کھڑا نہ ہوتا پس جب انہوں (حضرت معاویہ) نے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر سنا تو لوگوں کو بٹھا دیا اور کہا: ایک دن ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے کہ وہاں سے حضرت عثمان بن عفان ﷛ پیدل گزرے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ضرور بالضرور اس جگہ سے جہاں میں کھڑا ہوں ایک فتنہ نکلے گا، یہ شخص اس دن (مسند خلافت پر) ہو گا جو اس کی اتباع کرے گا وہ ہدایت پر ہوگا پس عبداللہ بن حوالہ ازدی منبر کے پاس سے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے تو اس آدمی کا دوست ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! ابن حوالہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جس مجلس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا میں اس مجلس میں موجود تھا اور اگر میں جانتا ہوتا کہ اس لشکر میں میری تصدیق کرنے والا کوئی موجود ہے تو سب سے پہلے یہ بات میں ہی کر دیتا۔ اس حدیث کو امام احمد نے مسند میں اور امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔''

٥٣۔ عَنِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ عُثْمَانَ أَصْبَحَ فَحَدَّثَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ! أَفْطِرْ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ عُثْمَانُ صَائِمًا فَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ﷛. رَوَاهُ الْحَاكِمُ

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ صبح کے وقت حضرت عثمان ﷛ نے (ہمیں) فرمایا: بے شک میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گذشتہ رات خواب میں دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: اے عثمان! آج ہمارے پاس روزہ افطار کرو۔ پس حضرت عثمان ﷛ نے روزہ کی حالت میں صبح کی اور اسی روز آپ ﷛ کو شہید کر دیا گیا۔ اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے اور

الحديث رقم ٥٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١١٠، الحديث رقم: ٤٥٥٤.

انہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔‘‘

٥٤۔ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم إِذْ أَقْبَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ: يَا عُثْمَانُ! تُقْتَلُ وَ أَنْتَ تَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقْرَةِ فَتَقَعُ مِنْ دَمِكَ عَلَى ﴿فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللهُ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ وَ تُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمِيْرًا عَلَى كُلِّ مَخْذُوْلٍ يَغْبِطُكَ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرَبِ وَ تَشْفَعُ فِي عَدَدِ رَبِيْعَةَ وَ مُضَرٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ جب وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! تمہیں شہید کیا جائے گا درانحالیکہ تو سورۂ بقرہ کی تلاوت کر رہے ہو گے اور تمہارا خون اس آیت ﴿فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللهُ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ پر گرے گا اور قیامت کے روز تم ہر ستائے ہوئے پر حاکم بنا کر اٹھائے جاؤ گے اور تمہارے اس مقام و مرتبہ پر مشرق و مغرب والے رشک کریں گے اور تم ربیعہ اور مضر کے لوگوں کے برابر لوگوں کی شفاعت کرو گے۔ اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے۔‘‘

٥٥۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَوْمَ الْجَمَلِ يَقُوْلُ: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ، وَ لَقَدْ طَاشَ عَقْلِي يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ،

الحديث رقم ٥٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١١٠، الحديث رقم: ٤٥٥٥۔

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣/ ١٠١، الحديث رقم: ٤٥٢٧، و أيضا في، ٣/ ١١١، الحديث رقم: ٤٥٥٦

وَأَنْكَرْتُ نَفْسِي وَجَاؤُوْنِي لِلْبَيْعَةِ فَقُلْتُ: وَاللهِ إِنِّي لَأَسْتَحِي مِنَ اللهِ أَنْ أُبَايِعَ قَوْمًا قَتَلُوْا رَجُلًا قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَلَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ، وَ إِنِّيْ لَأَسْتَحْيِي مِنَ اللهِ أَنْ أُبَايِعَ وَعُثْمَانُ قَتِيْلٌ عَلَى الْأَرْضِ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ. فَانْصَرَفُوْا، فَلَمَّا دُفِنَ رَجَعَ النَّاسُ فَسَأَلُوْنِي الْبَيْعَةَ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي مُشْفِقٌ مِمَّا أَقْدِمُ عَلَيْهِ. ثُمَّ جَاءَ تْ عَزِيْمَةٌ فَبَايَعْتُ، فَلَقَدْ قَالُوْا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! فَكَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِيْ رِجَاءَ وَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ خُذْ مِنِّيْ لِعُثْمَانَ حَتَّى تَرْضَى. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جنگ جمل کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے اللہ میں تیری بارگاہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے براءت کا اظہار کرتا ہوں اور تحقیق میری عقل اس دن طیش میں تھی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔ میں نے خود بیعت لینے سے انکار کر دیا جب وہ لوگ میرے پاس بیعت کے لئے آئے، پس میں نے کہا خدا کی قسم مجھے اللہ سے حیاء آتا ہے کہ میں ان لوگوں سے بیعت لوں جنہوں نے اس شخص کو قتل کیا ہے جس کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خبردار میں اس شخص سے حیاء کرتا ہوں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں سو میں بھی اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتا ہوں کہ میں اس حال میں بیعت لوں کہ عثمان زمین پر مقتول پڑے ہوئے ہوں اور ابھی تک انہیں دفن بھی نہ کیا گیا ہو پس لوگ چلے گئے، پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا گیا تو لوگ پھر مجھ سے بیعت کا سوال کرنے لگے پس میں نے کہا اے اللہ جس چیز کا اقدام میں کرنے جارہا ہوں میں اس سے ڈرنے والا ہوں پھر عزیمت کے تحت مجھے ایسا کرنا پڑا، سو جب انہوں نے مجھے کہا اے امیر المومنین تو گویا میرا کلیجہ پھٹ

....

←

گیا۔ میں نے کہا اے اللہ تو مجھ سے عثمان کا بدلہ لینے کی ذمہ داری قبول فرما اور اس کی توفیق دے یہاں تک کہ تو راضی ہوجائے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔''

٥٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ أَمَرَ بِالشُّوْرٰى دَخَلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ ابْنَتُهُ فَقَالَتْ: يَا أَبَةِ إِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ جَعَلْتَهُمْ فِي الشُّوْرٰى لَيْسَ هُمْ بِرِضًى فَقَالَ: أَسْنِدُوْنِي فَأَسْنَدُوْهُ وَ هُوَ لِمَا بِهِ فَقَالَ مَا عَسَى أَنْ يَّقُوْلُوْا فِيْ عُثْمَانَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَوْمَ يَمُوْتُ عُثْمَانُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ قُلْتُ: لِعُثْمَانَ خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِعُثْمَانَ خَاصَّةً ...... رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے شوریٰ کا حکم دیا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت حفصہ آپ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی آئیں اور کہا بے شک لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ جن لوگوں کو آپ نے شوریٰ کے لیے منتخب کیا ہے یہ اس کے اہل نہیں ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے سہارا دو پس آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سہارا دیا اور اس وقت آپ سخت تکلیف کی حالت میں تھے پس آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ممکن ہے یہ لوگ عثمان کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کریں حالانکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس دن عثمان کی شہادت واقع ہو

الحديث رقم ٥٦: أخرجه الطبرانی في المعجم الاوسط، ٣/ ٢٨٧، الحديث رقم: ٣١٧٢، و عسقلانی في لسان الميزان، ٥/ ٢٢٦، الحديث رقم: ٧٩٨

گی آسمان کے فرشتے اس پر درود بھیجیں گے۔ میں نے عرض کیا فقط یہ عثمان کے لیے ہے یا سب لوگوں کے لیے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ چیز صرف عثمان کے لئے خاص ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' میں روایت کیا ہے۔''

٥٧۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَوْمَ يَمُوْتُ عُثْمَانُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ. رَوَاهُ الدَّيْلِمِيُّ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جس دن عثمان کی شہادت واقع ہو گی اس دن آسمان کے فرشتے اس پر درود بھیجیں گے۔ اس حدیث کو دیلمی نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٥٧: أخرجه الديلمى في الفردوس بمأثور الخطاب، ٥/٥٣٣، الحديث رقم: ٨٩٩٩

(٩) بَابٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ رضي الله عنه

﴿آپ رضي الله عنه کی جامع صفات کا بیان﴾

٥٨۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ كَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْراً وَ سَهْمَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضي الله عنه جنگ بدر میں حاضر نہ ہوئے تھے (اس کی وجہ یہ تھی کہ) آپ رضي الله عنه کے عقد میں حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کی صاحبزادی تھیں اور وہ اس وقت بیمار تھیں۔ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: اے عثمان بے شک تیرے لئے ہر اس آدمی کے برابر اجر اور اس کے برابر (مالِ غنیمت کا) حصہ ہے جو جنگ بدر میں شریک ہوا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔''

٥٩۔ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بن الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرِ

الحديث رقم ٥٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب فرض الخمس، باب إذا بعث الامام رسولاً، ٣/ ١١٣٩، الحديث رقم: ٢٩٦٢، و في كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عثمان بن عفان، ٣/ ١٣٥٢، الحديث رقم:٣٤٩٥، و في كتاب المغازي،باب قول الله إن الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعان، ٤/ ١٤٩١، الحديث رقم: ٣٨٣٩، و عظيم آبادى فى عون المعبود، ٧/ ٢٨٣۔

الحديث رقم ٥٩: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، ٣/ ١٣٥١۔١٣٥٢، الحديث رقم: ٣٤٩٣، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٤٨٨، الحديث رقم: ٧٩١۔

بْنِ مَخْرَمَةَ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ قَالَا: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لِأَخِيْهِ الْوَلِيْدِ، فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيْهِ، فَقَصَدْتُ لِعُثْمَانَ حَتّٰى خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، وَ هِيَ نَصِيْحَةٌ لَكَ، قَالَ: يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ. قَالَ مَعْمَرٌ: أُرَاهُ قَالَ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ. فَانْصَرَفْتُ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ إِذَا جَاءَ رَسُوْلُ عُثْمَانَ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: مَا نَصِيْحَتُكَ؟ فَقُلْتُ: إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِالْحَقِّ، وَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَ كُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ، وَصَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وَ رَأَيْتَ هَدْيَهُ، قَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيْدِ، قَالَ: أَدْرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ قُلْتُ: لَا، وَلٰكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا، قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِالْحَقِّ، فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهِ، وَ آمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ، وَ هَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتَ، وَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ بَايَعْتُهُ، فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَ لَا غَشَشْتُهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ مِثْلُهُ، ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ، أَ فَلَيْسَ لِي مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِيْ لَهُمْ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيْدِ، فَسَنَأْخُذُ فِيْهِ بِالْحَقِّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا، فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِدَهُ، فَجَلَدَهُ ثَمَانِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبد الرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے رضاعی بھائی ولید بن عقبہ کے بارے میں گفتگو کیوں نہیں کرتے جبکہ

....

←

لوگوں کو ولید کے بارے میں شکایات ہیں پس میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملنے کا ارادہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ نماز کے لئے نکلے میں نے کہا: مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں فائدہ آپ کا ہے آپ نے فرمایا: اے بھلے آدمی! معمر کا قول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تم سے پناہ دے۔ پس میں واپس لوگوں کے پاس آ پہنچا اتنے میں کہ حضرت عثمان کا قاصد بلانے آ گیا تو میں ان کے پاس حاضر ہو گیا۔ فرمایا: آپ کیا نصیحت کرنا چاہتے ہیں میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی آپ ان میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی، ہجرت کا دو دفعہ شرف حاصل کیا۔ رسول اللہ کی صحبت سے مشرف ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو بچشم خود دیکھا۔ اکثر لوگ ولید کے طرز عمل سے شاکی ہیں۔ حضرت عثمان نے پوچھا: آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں لیکن آپ کے بعض علوم مجھ تک اس طرح پہنچے ہیں جیسے کنواری لڑکی کو پردے میں پہنچایا جاتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، پس میں ان میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اسکے رسول کی بات مانی اور اس پر ایمان لایا جس کے ساتھ آپ مبعوث فرمائے گئے تھے اور واقعی میں نے دو مرتبہ ہجرت کی ہے۔'' جیسا کہ آپ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کا شرف پایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی لیکن خدا کی قسم، نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارگاہِ خداوندی میں پہنچ گئے پھر حضرت ابوبکر کے ساتھ میں نے ایسا ہی کیا پھر حضرت عمر کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا پھر مجھے خلیفہ بنا دیا گیا تو جو حق ان دونوں حضرات کو حاصل تھا، کیا مجھے وہ حاصل نہیں ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: لوگوں کی جو باتیں آپ نے مجھ تک پہنچائی ہیں جیسا کہ ولید کے بارے میں آپ نے شکایات کا ذکر کیا تو اس سلسلے میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ حق کا

....

←

دامن نہیں چھوڑیں گے پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر ولید کو درے مارنے کا حکم دیا اور اسے ۸۰ درے مارے گئے۔ اِس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٦٠۔ **عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوْ سَهْلَةَ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ: يَوْمَ الدَّارِ، حِيْنَ حُصِرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَهِدَ إِلَيَّ عَهْداً، فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ. قَالَ قَيْسٌ فَكَانُوْا يَرَوْنَهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ.** رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوسھلہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یوم الدار (محاصرہ کے دن) کو فرمایا جب وہ محصور تھے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک وصیت فرمائی تھی پس میں اسی پر صابر ہوں اور حضرت قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اس کا انتظار کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔''

٦١۔ **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: خَرَجَ عُثْمَانَ بْنُ عَفَّانَ مُهَاجِراً إِلٰى أَرْضِ الْحَبْشَةِ وَ مَعَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَاحْتَبَسَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَبَرُهُمْ وَكَانَ يَخْرُجُ يَتَوَكَّفُ عَنْهُمُ الْخَبَرَ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ عُثْمَانَ أَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ إِلَى اللهِ بِأَهْلِهِ بَعْدَ**

الحديث رقم ٦٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٦٩، الحديث رقم: ٥٠١، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٥٦، الحديث رقم: ٦٩١٨، والمقدسى في الأحاديث المختارة، ١/ ٥٢٥، الحديث رقم: ٣٩١، و ابونعيم في حلية الأولياء، ١/ ٥٨

الحديث رقم ٦١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٩٠، الحد يث رقم: ١٤٣، و الشيباني في الآحاد والمثانى، ١/١٢٣، الحديث رقم: ١٢٣

لُوْطٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلے اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کی اہلیہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں پس کافی عرصہ تک ان کی خبر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پہنچی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزانہ ان کی خبر معلوم کرنے کے لئے باہر تشریف لاتے پس ایک دن ایک عورت ان کی خیریت کی خبر لے کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک عثمان حضرت لوط علیہ السلام کے بعد پہلا شخص ہے جس نے اپنی اہلیہ کے ساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں بیان کیا ہے۔''

٦٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّا نُشَبِّهُ عُثْمَانَ بِأَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، رَوَاهُ الدَّيْلِمِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔''

٦٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ خَلِيْلٌ فِي أُمَّتِهِ، وَ إِنَّ خَلِيْلِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ الدَّيْلِمِيُّ وَ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

الحديث رقم ٦٢: أخرجه الديلمى في الفردوس بمأثور الخطاب، ١/ ٥٥، الحديث رقم: ١٥٢، و عسقلاني في لسان الميزان، ٤/٣٦٧، الحديث رقم: ١٠٧٩

الحديث رقم ٦٣: أخرجه الديلمى في الفردوس بمأثور الخطاب، ٣/ ٣٣٥، الحديث رقم: ٥٠٠٨، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/ ٢٠٢، عن أبي هريرة

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا اس کی امت میں کوئی نہ کوئی دوست ہوتا ہے اور بے شک میرا دوست عثمان بن عفان ہے۔ اس حدیث کو امام دیلمی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔‘‘

مآخذ ومراجع

۱۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔ ۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۲۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔ ۹۰۰ء)۔ **السنہ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۳۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۴۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔ ۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۵۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۶۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان المیزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۷۔ **ابن حیان**، عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حبان ابو محمد انصای (۲۷۴ھ۳۶۹ھ) **طبقات المحدثین باصبہان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسہ الرسالہ ۱۴۱۲ھ۔ ۱۹۹۲

۸۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۹۔ **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان،

۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۰۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۱۱۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمہید** ۔مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۱۲۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔ ۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۱۳۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایہ و النہایہ**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۱۴۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۱۵۔ **ابن مندہ**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحيٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/ ۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الایمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۱۶۔ **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک حمیری (م۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ **السیرۃ النبویہ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

۱۷۔ **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔ ۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۸۔ **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۱۹۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔

۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۲۰۔ **ابو یعلیٰ**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۲۱۔ **ابو یعلیٰ**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم**، فیصل آباد، پاکستان: ادارۃ العلوم والاثریہ، ۱۴۰۷ھ۔

۲۲۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

۲۳۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۲۴۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الادب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۲۵۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۶۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۷۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۲۸۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۲۹۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **شعب الایمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۳۰۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۳۱۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ **الشمائل المحمدیہ**۔ ملتان، پاکستان: فاروقی کتب خانہ۔

۳۲۔ **حاکم**، ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۳۳۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۳۴۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴-۱۱۲۰ھ)۔ **البیان والتعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ

۳۵۔ **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (م۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۳۶۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۷۔ **خطیب تبریزی**، محمد بن عبداللہ۔ **مشکوۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دارالفکر، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۳۸۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-۳۸۵ھ/ ۹۱۸-۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۳۹۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن (۱۸۱-۲۵۵ھ/ ۷۹۷-۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۴۰۔ **دیلمی**، ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ،

۱۹۸۶ء۔

۴۱۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **میزان الاعتدال فی نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۴۲۔ **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۴۳۔ **زمخشری**، امام جاراللہ محمد بن عمر بن محمد خوارزمی الزمخشری (۴۶۷۔۵۳۸ھ)۔ **مختصر کتاب الموافقہ بین اہل البیت والصحابہ**، بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۴۴۔ **سعید بن منصور** (م ۲۲۷ھ)۔ **السنن** (مجلدات: ۵)۔ ریاض، سعودی عرب، ۲۰۰۰ء۔ محققہ: سعد بن عبد اللہ۔

۴۵۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبریٰ**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۴۶۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **تاریخ الخلفاء**۔ بیروت، لبنان دارالکتاب العربی ۱۴۲۰ھ۔ ۱۹۹۹ء

۴۷۔ **شاشی**، ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم و الحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۴۸۔ **شافعی**، ابوعبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ / ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

۴۹۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔

الآحاد والمثانی۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۵۰۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الاوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۵۱۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**، بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء۔

۵۲۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**، موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

۵۳۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۵۴۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الامم والملوک**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۵۵۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۵۶۔ **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/ ۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۵۷۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۵۸۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر کسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۵۹۔ **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔۱۷۴۹ء)۔ **کشف الخفا و مزیل الالباس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۶۰۔ **عظیم آبادی** ابو طیب شمس الحق العظیم آبادی، **عون المعبود شرح سنن ابی داود**، بیروت: دار الکتب العلیمہ، (۱۴۱۵ھ)۔

۶۱۔ **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔۸۵۵ھ/۱۳۶۱۔۱۴۵۱ء)۔ **عمدۃ القاری**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۶۲۔ **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م ۴۵۴ھ/۱۰۶۲ء)۔ **مسند الشہاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۶۳۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجہ**۔ بیروت، لبنان: دار العربیہ، ۱۴۰۳ھ۔

۶۴۔ **مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفۃ الاحوذی**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۶۵۔ **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔ ۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء) **الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۶۶۔ **مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفۃ الاحوذی**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۶۷۔ **محبّ طبری**، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔ ۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ **الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۶۸۔ **محبّ طبری**، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔ ۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ **ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ**، جدہ، سعودی

عرب، مکتبة الصحابہ، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۶۹۔ **مسلم**، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۷۰۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن اسماعیل بن منصور سعدی حنبلی (م ۵۶۹۔۶۴۳ھ/ ۱۱۷۳۔۱۲۴۵ء)۔ **الاحادیث المختارہ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبة النہضة الحدیثة، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۷۱۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۷۲۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔ ۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔ ۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترہیب**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۷۳۔ **نسائی**، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۷۴۔ **نسائی**، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۷۵۔ **نیشاپوری** أبو سعید عبد الملک بن أبي عثمان محمد بن إبراھیم النیشاپوری (م ۴۰۶ھ)۔ **کتاب شرف المصطفی** بیروت، لبنان: دارالبشائر، ۲۰۰۳ھ/ ۱۴۲۴ء

۷۶۔ **ہبۃ اللہ**، ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن الحسن الطبری اللالکائی، **کرامات الأولیاء**، الریاض، سعودی عرب، دارالطیبہ، ۱۴۱۲ھ

۷۷۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۷۸۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ ۔